جھلکیاں

تجارتی بایوٹیک فصلوں کی عالمی صورت حال

تحریر: کلائیو جیمز

ترجمہ: حفصہ صدیقی

بایوٹیک فصلوں کا رقبہ بڑھ کر ایک بلین سے زائد ہو گیا

۲۰۱۰ تجارتی بایوٹیک فصلوں کی ۱۵ ویں سالگرہ کا سال ہے۔

۱۹۹۶ سے لے کر ۲۰۱۰ء تک ان فصلوں کا مجموعی رقبہ بڑھ کر ۱ بلین ہو گیا ہے، جو کہ امریکہ اور چین کے وسیع رقبے کے برابر ہے۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ بایوٹیک فصلوں کا مستقبل تابناک ہے۔

۲۰۰۰_۱۹۹۶ کے درمیان ان فصلوں میں ۸۷ گنا اضافہ ایک ریکارڈ ہے، جو کہ بایوٹیک فصلوں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترین ٹیکنالوجی میں تبدیل کر رہا ہے۔

۲۰۱۰ء میں اس کی نموکی رفتار ۱۰ فی صد سے دوہندسی ہو کر ۱۴۸ ملین ہیکٹر تک ہو گئی جو کہ گذشتہ پندرہ سالوں میں ۱۴ ملین ہیکٹر کا نمایاں اضافہ ہے۔ ۲۰۰۹ میں ٹریٹ ہیکٹر ۱۸۰ ملین ہیکٹر سے ۲۰۵ ملین ہیکٹر ہو گئے جو کہ ۱۴ فیصد یا ۲۵ ملین ٹریٹ ہیکٹر کا اضافہ ہے۔

بایوٹیک فصلوں کی کاشت کرنے والے ممالک کی تعداد ۲۰۰۹ء میں ۲۵ سے بڑھ کر ۲۹ تک ہو گئی۔ جب کہ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ان میں سے ۱۰ بڑے ممالک میں ان فصلوں کا رقبہ ۱ ملین ہیکٹر سے بڑھ گیا ہے۔ دنیا کی نصف سے زائد آبادی یا ۵۹ فی صد یا ۴ بلین لوگ جو کہ ۲۹ ممالک میں آباد ہیں بایوٹیک فصلوں کی کاشت کر رہے ہیں۔

نئے ممالک میں پاکستان، میانمار اور سویڈن جیسے ممالک ہیں جنہوں نے اس سال باقاعدہ ان فصلوں کی منظوری دے دی ہے۔ ۳۰ ممالک بایوٹیک درامدی مصنوعات استعمال کر رہے ہیں۔ دنیا کے ۵۹ ممالک میں بایوٹیک مصنوعات کاشت یا درآمد کیا جا رہی ہیں۔

۲۰۱۰ء میں ۱۵٫۴ ملین کسانوں نے بایوٹیک فصلوں کی کاشت کی ہے، اسی طرح ان فصلوں سے فائدہ اٹھانے والے دنیا کے ۱۴٫۴ ملین غریب کسان ہیں۔ نمایاں طور پر ۱۹۹۶ء سے کسانوں نے ہر سال ان فصلوں کے حق میں ۱۰۰ ملین انفرادی فیصلے کیے، جس کی وجہ ان فصلوں سے حاصل ہونے والے فوائد ہیں۔

ترقی پذیر ممالک میں ۲۰۱۰ء میں ۴۸ فی صد تجارتی بایوٹیک فصلوں کی کاشت کی گئی جو کہ ۲۰۱۵ء میں صنعتی ممالک کی کل تعداد سے زائد ہو جائے گی۔ بایوٹیک فصلوں کی شرح نمو ترقی پذیر ممالک میں ۱۷ فی صد یا ۱۰٫۲ ملین ہیکٹر ہے جو کہ ترقی یافتہ ممالک میں ۵ فی صد یا ۳٫۸ ملین ہیکٹر سے کافی زائد ہے۔

لاطینی امریکہ کے ممالک میں برازیل کی حیثیت ایک انجن کی سی ہے یہاں بایوٹیک فصلوں کی کل مقدار میں ۴ ملین ہیکٹر کا اضافہ ہوا ہے۔

آسٹریلیا میں کئی سالوں کی قحط سالی کے بعد اب بایوٹیک فصلوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جو کہ ۱۸۴ فیصد ہے۔ اس طرح یہ ۲۵۴،۰۰۰ ہیکٹر تک ہو گیا ہے۔

برکینا فاسو بایوٹیک فصلوں کے حوالے سے دوسرا بڑا ملک ہے جہاں ان فصلوں میں ۱۲۶ فیصد اضافہ ہوا ہے یا اسی ہزار کسان ۲۴۰،۰۰۰ ہیکٹر پر ان فصلوں کیا کاشت کر رہے ہیں۔ یہ ۶۵ فی صد شرح adoptiopn ہے۔

میانمار میں ۳۷۵۰۰۰ چھوٹے کسان کامیابی سے ۲۷۰،۰۰۰ ہیکٹر پر Bt کپاس کی کاشت کر رہے ہیں،، جو کہ ملک میں تمام فصلوں کا ۷۵ فیصد ہے۔

انڈیا میں نویں سال بھی نمو پذیری چھوٹے پیمانے پر رہی۔ ۶٫۳ ملین کسان ۹٫۴ ملین ہیکٹر پر Bt کپاس کی کاشت پر رہے ہیں۔ یہ بھی

adopton کی شرح کا ۸۶ فی صد ہے۔

میکسیکو میں بائیوٹیک مکئی کے فیلڈ ٹرائل کامیابی سے کیے گئے۔ یورپی یونین کے ۸ ممالک نے Bt یا Amflora، نشاستہ والے آلو، کی کاشت کی گئی ہے، جس کو ان ممالک میں حال ہی میں قانونی منظوری حاصل ہوئی ہے۔ پہلی دفعہ بائیوٹیک فصلوں نے ۱ء۵ بلین عالمی قابل کاشت رقبے کے ۱۰ فیصد پر قبضہ حاصل کرلیا ہے۔ جوکہ ۲۰۱۰ء میں بائیوٹیک فصلوں کاشت کرنے والے ممالک کی فصلوں کے کل رقبے کا ۵۰ فیصد ہے

Stacked trait بائیوٹیک فصلوں کی اہم خوبی ہے۔ ۲۰۱۰ء میں ۱۱ ممالک نے دو یا دو سے زائد Stacked trait والی بائیوٹیک فصلوں کی کاشت کی ہے، جب کہ ان میں سے آٹھ ترقی پذیر ممالک ہیں۔

۲۰۱۰ء میں ان فصلوں میں سے ۳۲ء۲ ملین یا ۱۴۸ ملین ہیکٹر کا ۲۲ فی صد Stacked trait فصلیں تھیں

۱۹۹۶ سے ۲۰۰۷ میں موسمی تبدیلی اور استحکام میں ان فصلوں نے اہم کردار ادا کیا۔ بیکام فصلوں کی پیداوار یت اور اس کی قیمت میں ۶۵ بلین امریکی ڈالر میں اضافہ کے ذریعے ہوا، جس نے ماحولیات کو ۳۹۳ ملین کلوگرام a.i جراثیم کش دوا سے محفوظ کیا۔

صرف ۲۰۰۹ میں CO_2 کے اخراج میں ۱۸ بلین کلوگرام کی کمی ہوئی جو کہ سڑکوں سے ۷ بلین کاروں کو کم کرنے کے مترادف ہے۔ حیاتیاتی تنوع کے محفوظ رکھنے کے لیے ۷۵ ملین ہیکٹر زمین کو بچایا گیا۔

اس کے علاوہ ان فصلوں کی وجہ سے ۱۴ء۴ ملین کسانوں کے حالات میں بہتری ہوئی، جو کہ دنیا کی غریب ترین آبادی ہیں۔ اس طرح ان فصلوں نے غربت میں کمی ہدف کے حصول کو آسان بنانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔

اس وقت، وقت اور لاگت کے حوالے سے چھوٹے اور ترقی پذیر ممالک میں انتہائی موثر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اس وقت ایسے قانونی نظام کی ضرورت ہے جو کہ سخت اور ذمہ دار ہو مگر بدنام نہ ہو۔

۲۰۱۰ء میں بائیوٹیک بیجوں کی عالمی قدر ۱۱ء۲ ملین امریکی ڈالر تھی، جس میں تجارتی بائیوٹیک مکئی، سویابین، اناج، اور کپاس کی قیمت کا حصہ ۱۵۰ بلین امریکی ڈالر ہے۔

مستقبل کے امکانات:

آنے والے پانچ سال ان فصلوں کے لیے حوصلہ افزاء ہیں۔ ۲۰۱۲ء میں خشک سالی سے مزاحم مکئی، ۲۰۱۳ میں گولڈن چاول کی اقسام صرف ایشیا میں ۱ بلین غریب گھرانوں کا چولھا جلانے میں معاون ہوگا، یہ سال ملینیئم ڈیولپمنٹ مقاصد کے حصول کے حوالے سے اہم سال ہے۔

بائیوٹیک فصلیں اپنی زائد پیداوار کی وجہ سے ملینیئم ڈیولپمنٹ مقاصد میں اہم کردار ادا کریں گی۔ یہ یقیناً SAAA اور اس کے بانی صدر نارمن بورلاگ کا کارنامہ ہے جنہوں نے دنیا کے ۱ ملین لوگوں کو بھوک اور افلاس سے بچایا ہے۔

تفصیلی معلومات کے لیے ISAAA کے کتابچہ ۴۲ ''بائیوٹیک / جی ایم فصلوں کی عالمی صورت حال' میں پیش کی گئی ہیں۔ اس کتابچے کو کلائیو جیمز نے تحریر کیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ہماری ویب سائٹ www.isaaa.org دیکھیں، یا info@isaaa.org پر رابطہ کریں